ان الدین عند اللہ الاسلام

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ جامعہ وعجالہ نافعہ مسمے بہ

کاشف اسرار ہنود

از عمدہ تالیف جناب منشی مولے بخش صاحب حسب اجازت مولف

در مطبع سعید المطابع واقع بنارس مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاک ہے ہر صفات عیب سے تو ۔ وحدہ لا الہ الا ھو

اپنے فضل وکرم سے یا اللہ ۔ بخشدے سب موحدین کے گناہ

ہووے آخر زبانپہ اے اللہ ۔ کلمۂ لا الہ الا اللہ

بھیج لاکھون درود اور سلام ۔ بر رسول کریم وآل عظام

امابعد اہل بصیرت پر بخوبی ظاہر اور روشن ہے کہ مذہب ہنود جسکی کچھ اصل اور بنیاد نہین ہے اور دروغ کو فروغ ہونا غیر ممکن امر ہے ٭ تھوڑا عرصہ گذرا کہ اندرمن مرادآبادی نے اِس کام کا بیڑا اُٹھاکر بجواب تحفۃ الہند تحفۃ الاسلام وغیرہ تصنیف کین مگر کچھ بن نہ پڑا۔ اور ہمارے علماے حق پژوہ نے اوسکے جواب مین بہت کتابین لکھکر اوسکی تحریرات کی خوب دھجیان اُڑائین۔ چنانچہ کتاب ہدیۃ الاصنام اور آعجاز محمدی اور سوط اللہ الجبار اور فتح المبین اور سیف القہار اور ظفر مبین اور خلعت ہنود اور تیغ فقیر بر گردن شریر اور لذت الہند اور اصول دین ہنود اور حجۃ الہند تصنیف ہوکر شائع ہوئین۔ اب اخیر وقت مین پنڈت دیانند صاحب کو یہہ بات سوجھی کہ ہزارہا مسائل اصول وفروع دین ہنود جنپر سخت اعتراض عقلی وارد ہوتے

ہین اور اُنکا کچھ جواب بن نہین پڑتا - اُن سبکو دین ہنود سے خارج ٹھہرایا - اٹھارہ
پُران اور تمام شاستر جنمین ایسے مسائل واہیات شرک اور فحش اور کذب کے بھرے
ہوئے ہین اُن سبکو مصنوعی اور باطل ہونے کا حکم دیا اور یہہ غوغا مچایا کہ یہہ کتابین
ہمارے دین کی نہین ہین اور وید کہ جس سے اہل اسلام اور عیسائی بلکہ اکثر
ہنود بھی واقفیت نہین رکھتے اُسیکو اپنا دین او مذہب قرار دیا کہ ہنود جلد اِس
خیال باطل کو موجب اپنی بچاؤ کا جانین بقول شخصے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
ہوتا ہے غنیمت جانین - پس سمجھانے لگے کہ بھائیو شاستر و پُران وغیرہ بالکل
جھوٹے ہین اور قابل اعتماد نہین ہین کہ ضمن اسقدر شرک اور واہیات بھرا ہوا ہے
لیکن وید جو اصل مذہب ہنود کا ہے سچا ہے اُسمین سوائے ایک پرمیشر کے اور
کسی کی پرستش روا نہین - سو اِسواسطے فقیر مصنف اِس رسالہ کا اُسی کتاب کی رو سے
جسکا نام وید مشہور ہے اُنکے دین کی خرابیان ظاہر کرتا ہے - اوّل تو وید کا
موجود نہونا کتاب حجۃ الہند وغیرہ کتب مباحثہ سے منکشف ہوتا ہے اور جسکو ہندو
وید جانتے ہین بخوف ظاہر ہو جانے اوسکے مضامین باطلہ کے اُسکا ترجمہ بھی نہین
کرتے ٹٹیون ہی کی آڑ مین شکار کھیلتے ہین جس صاحبکو وید کے مضامین نیوگ وغیرہ
دریافت کرنے کا شوق ہو کتاب حجۃ الہند جسکی قیمت صرف آٹھ آنہ ہین مطبع فاروقی
واقع دہلی سے طلب کرکے سیر و ملاحظہ کرے آس فکر با تر دیانندی نے سادہ لوح
ہندوؤنکو اپنے دام تزویر مین لاکر نقارہ آریت دیانندی اعتقاد کا تمام ہندوستان
مین بجا دیا اور صدہا شاستر اور پرانونکو کہ جنپر تمام ہندوستان کے ہندوونکا
عمل تھا کتاب ستھارتھ پرکاش تصنیف کردہ دیانند نے ستیاناس کرکے اپنا جلوہ
دکھایا - لفظ ہندو کو قبیح جانکر آریہ کہلانے لگے اور ہر ایک سے بحث کرنی شروع
کی - اسی زعم مین اپنے مُنھ میان مٹھو بنکر ٹین ٹین کرنے لگے - جب دیکھا کہ ہمارے

قصباتی بھائیون کو بسبب ناواقفیت ویدونکے جواب مین بعض وقت توقف وتامل ہوتا ہے اور بباعث زیادہ قیمت ونیز کم ہمتی کے خریدنے کتب مباحثہ سے عاجز ہین اور یہہ لوگ اپنے غرور مین چھیڑ چھاڑ سے باز نہین آتے اسواسطے اِس احقر العباد محمد مولا بخش ولد شیخ الٰہی بخش ساکن قصبہ سیوہارہ کے دل مین اِس سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۱۸۸۹ء مین آیا کہ کچھ حال مختصر واسطے اگاہی برادران دین کے انکی ویداور شاستردن سے جو کتاب حجت الہند مین تحریر ہین لکھو بعض ضروری باتین از صد یکے اِس مختصر رسالہ مین نقل کیگئین ہرچند ہنود بھائیون نے ویدونکو چھپایا مگر جاناکہ جوئیندہ یابندہ ہوتا ہے ؎

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست   شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بعون اللہ تعالے اہل اسلام وعیسائیون نے بھی وید کا بھید نکال ہی دکھایا اور ستیارتھ پرکاش کے ست کو توڑ کر پاش پاش کر دیا۔ ناظرین رسالہ ہذا کو مشتے نمونہ از خروارے ویکے از ہزارے دودانہ از خوشہ اوراق ہذا سے اور زیادہ تر اس کتب مباحثہ سے معلوم ہو سکتا ہے اور نام اِس مختصر رسالہ کا کاشف اسرار ہنود رکھا گیا۔ پنڈت دیانند اور اُنکے تابعین نے ایک بہت بڑا دھوکا یہہ مشتہر کر رکھا ہے کہ گوشت کھانا بالکل وید اور عقل کے خلاف ہے کیونکہ جیسی جان ہم تم رکھتے ہین ویسی ہی کل جیونتون مین ہے۔ پس ایک جاندار کو مار کر دوسرے جاندار کو کھانا کب عقل مین آتا ہے۔ ہنود بیچارے تو اپنی کتابو نسے بیخبر ہین کیونکہ وید ہر ایک پڑھا ہوا نہین ہے اور جو پڑھے ہوئے ہین وہ اُردو مین ترجمہ بمصلحت نہین کرتے۔ فی الفور بلا دلیل خیال کر لیتے ہین کہ پنڈت جیو کا فرمانا بجا اور درست ہے کیونکہ ابتداے اجراے طریق دیانندی مین مسموع ہوا تھا کہ پنڈت جیو فرماتے ہین کہ ازروے وید گوشت کھانا بُرا نہین (سو یہہ فرمانا پنڈت جیو کا صحیح تھا کیونکہ وید وشاستر حکم حلت گوشت سے مالامال ہین چنانچہ آگے بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالے) اِلّا چونکہ گاے بیل سے دُودھ و

دکشتکاری وغیرہ کے فائدے زیادہ ہین پس اُنکا گوشت کہانا نہ چاہئے بلکہ لائق تعظیم ہین
بعد کو سوچا ہو گا کہ اس حکم کو سنکر تمام ہنود برہم ہو جاینگے کیونکہ وہ گائی کی بڑی
تعظیم کرتے ہین ایسی تدبیر کہ جس سے جلد دام فریب مین آجا دین کرنیچا ہئے سو اس
دام فریب مین ہندو دنکے جہنڈ کے جہنڈ ایسے آئے کہ کہانا گائے بیل کا درکنار تمام جانوروںنکے
گوشت کا کہانا بہی کل ہندوُدنکو ممنوع بتانے لگے۔ میرا آریون سے یہہ سوال ہے کہ
گائے کیون لایق تعظیم ہوئی بہنیس بہنسہ جو زیادہ دودھ دیتے اور قلبہ رانی وغیرہ کے
کام مین آتے ہین کیون نہین لائق تعظیم کے ہوئے اور گائے تو بقول آپکی کتابون کے
ایک بدکار عورت تہی جسکی تشریح شیو پران کے حصّہ دویم کہنڈ ۸ مین مرقوم ہے اور
بعض کہتے ہین کہ گائے آداگون کی رو سے کسی زمانہ مین برہمنی تہی جو بشامت زنا اس
روپ مین آئی اور لکہا ہے کہ گو بہی دروغ کی شامت اور مہادیو کی بد دعا سے
نجاست خور ہو گئی۔ کیون صاحب اپنے نفس کے واسطے تو جانور کا مارنا عقل مین نہین آتا
لیکن دیوی کے واسطے انسان جو باتفاق بہتر از تمام خلایق ہے اُسکا بلدان کرنا کیونکر
آپ صاحبونکے خیال مین آتا ہے (کیون نہ آوے کہ آپ کے سب خیال اسی قسم کے ہین)
جس کا آگے بیان ہوتا ہے اور اپنی نفس پروری اور فربہی کے لئے گائے بہینس بکری کا دودھ
نوش کرتے ہو اُنکے بچونکو باندھ کر ترساتے ہو بیلون سے بہینسونسے سواری
لیتے ہو حل جوتے ہو۔ ماندگی غلہ کے وقت اُنکو دیکر کہانے سے باز رکھتے ہو ترجاتے
ہو مارتے ہو۔ یہہ کیونکر عقل مین آتا ہے۔ کیا آپ حضرات بدون دودھ پئے مر جاینگے
اور کیا یہہ سب کام آپ خود نہین کر سکتے ہین اور جو کہو کہ تم بہی تو ایسا ہی کرتے ہو۔
سو ہم تو برملا کہتے ہین کہ یہہ سب چیزین خالقِ مخلوق نے ہمارے کہانے اور کام
لینے کے واسطے بنائی ہین برخلاف تمہارے۔ اور اگر کہو کہ وید مین گوشت کہانا
کہان لکہا ہے تو ہم کہینگے کہ وید مین نکہانا بہی نہین لکہا ہے۔ اگر سچے ہو تو دکہادو

لہ تحفۃ الہند صفحہ [illegible] سطر ۱۲ و صفحہ ۲۳۴ [illegible] حاشیہ ۱۲

اور کھانا گوشت بکری وغیرہ کا درکنار کھانا گائے بیل کا بھی جسکو تم لائق تعظیم کے جانتے
ہو تمہارے ویدون اور شاسترون مین مشرح لکھا ہے۔ جسکی ہم آگے کچھ تفصیل کرتے
ہین۔ بقول تمہارے جن جن جانورون کے کھانے کا حکم ملا ہے تم کیون عدول حکمی کرتے
ہو اور اپنی عقل ناقص کو دخل دیتے ہو شاید آریہ اپنے ویدون اور بزرگون کو ناحق
پر جانتے ہین جو اپنے ہی مذہب مین اصلاح کرتے ہین اور تمام حکم ویدون اور شاسترون
مین اپنی رائے کو دخل دیکر بدلتے ہین۔ اور تمام بنی آدم جانتے ہین کہ پیدا کنندہ جہان
نے تمام مخلوقات پر انسان کو بزرگی دی ہے اور کل اشیاے انسان کے لئے
پیدا کی ہین کوئی کھانے کو کوئی برتنے کو جسقدر مذاہب دنیا مین ہین گوشت کھانیکو
کوئی بھی برا نہین جانتا اور کھاتا ہے کیا یہہ سب جنہون نے گوشت کھایا اور درست
جانا آپکے بزرگ اور مصنفان دین ہنود جنہون نے گوشت کھانا ثواب لکھا ہے کیا ناسمجھ
بے شعور تھے اور پنڈت دیانند صاحب کے برابر بھی عقل نہ رکھتے تھے۔ اور عقلاً بھی گو
برا نہین۔ بعض امور بظاہر مضر اور مکروہ معلوم ہوا کرتے ہین لیکن باطن مین فائدہ مند ہوتے
ہین جیسے سنکھیا کہ بظاہر مضر مگر ادویات وغیرہ مین وہ بھی فائدہ دیا کرتا ہے بہت سے ادویات تلخ ہوتی ہین مگر صحت مرض کیواسطے
بہتر تاثیر رکھتی ہین۔ انسان کے بنائی ہوئی کام تو عقل ناقص انسانی مین آتی ہی نہین صانع مطلق کی صنعتکو کیونکر سمجھ سکوگے
دیکھو وید گو تھن سیتلا کا جسکو سب کا ہی کہتے ہین ابتدا مین وید کو لوگ برا اور مضر
جانتے تھے مگر اب وہی برا جاننے والے اُسکے فائدہ سے فائدہ مند ہو کر اچھا جاننے لگے
اور خوش ہونے لگے اور جن گنوارون نے نہین سمجھا وہ اب بھی اُس سے بیزار ہین۔
(جیسے ہمارے نامہربان آریہ گوشت کھانے سے) اور خرد سالہ بچہ تو جنکو وید
کہا جاتا ہے ویکسنیٹر کا نام بھی سنکر بھاگتے ہین ایسے ہی جانور بھی جب کسی کام یا
ذبح کے لئے پکڑا جاتا ہے بھاگتا ہے کیونکہ وہ فائدہ سے ایسا ہی بیخبر ہے جیسے چھوٹے
بچے ناسمجھ لیکن بچہ جوان ہوکر اور جانور مذبوحہ بعد ذبح کے بہشت مین پہونچکر خوش ہوتے

ہین (ایسے ہی ہندو بھی بعد قبول اسلام کے بہشت مین پہونچکر کہ جنکی قسمت مین روز ازل سے یہہ نعمت لکھی گئی ہے خوش ہونگے) آور عقل سلیم کے نزدیک بھی گوشت کھانا برا نہین مثلاً کسی باغ کے مالک نے کسی غلام خاص کو اجازت توڑنے پھول اور پھل کی بخشی یا کاٹنے درخت کو اُسی کے فائدہ کے واسطے حکم دیدیا۔ توکسکو مجال ہے کہ کہے یہہ برا کرتا ہے کہ جو پیار باغ یا درخت کی اجاڑتا ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے تو اُسکو کیا کہا جائیگا۔ (سخت احمق علیٰ ہذا القیاس آریہ بھی) آور یون تو بعض بے سمجھون کے نزدیک سبز ترکاریان مثل کدو۔ ککڑی۔ کھیرا۔ خربزہ۔ تربوز وغیرہ کی اور سبز درخت بھی مثل اعتقاد آریان کے جاندار ہین توڑنے سے خشک ہوجاتے ہین اُنکا توڑنا اور کاٹنا اور کھانا بھی آریونکے یہان منع ہونا چاہیے خیال کرنے کی جا ہے اگر ناقص کو کامل پر فدا کیا جاے تو مضایقہ ہی کیا ہے۔ جیسے گرم یعنی کیڑے واسطے تندرستی گاے بیل وغیرہ کے صد ہا مار مار ڈالتے ہین اور باتفاق جائز جانتے ہین (اسکو تو آریہ صاحب بھی منع نہ کرتے ہونگے) کیونکہ گاے بیل بنسبت کیڑون کے کامل ہے پس انسان کہ عام مخلوق سے بہتر اور افضل ہے اُسکے فائدے کے واسطے حسب اجازت مالک کے اگر ذبح کیا جاے تو کیا قباحت ہے ہندو صاحبان کو اپنے ویدون سے یہانتک بیخبری ہے کہ گاے بیل کا مارنا اور کھانا درکنار اُنکے گوشت کا دیکھنا اور نام لینا بلکہ گوشت کا نام سننا بھی ناگوار ہے حالانکہ ویدا ور شاستر بآواز بلند کہہ رہے ہین [۱] منوشاستر کہ جسپر پنڈت دیانند جی بھی بہت ساری باتونکا مدار رکھتے ہین اس میرے قول کی صداقت اور شہادت کرتا ہے۔ دیکھو [۲] رگ وید کی اشٹک اول مین لکھا ہے کہ جس کھال سے ہوم کے اعمال ادا ہوتے ہین وہ ضرور گاے کی کھال ہونیچاہیے [۳] یجر ویدادھیاے ۲۴ منتر ۲۷۔ مین ہے کہ براپستی کے لئے گاے کی قربانی کیجاے [۴] رگ ویداشٹکا۔

[۱] خلاصہ مضمون نسخہ حق ...
[۳] ایضاً
[۴] ایضاً
[۵] ایضاً

۲- ادھیاے ۳- سوکت ۲- مین صریح اجازت ہے بلکہ اوسکے منڈل ۲

سوکت ۱۶- مین ہے کہ سب سے عمدہ خوراک گائیکا گوشت ہے -

سہ ۵ حال مین شہر کلکتہ مین ایک پنڈت صاحب کی تصنیف کردہ کتاب چھپی ہے

وہ بڑے زور شور سے دعوے کرتے ہین کہ زمانہ سابق مین گائیکا گوشت بڑی

شوق سے کھایا جاتا تھا - اور عمدہ عمدہ چربی دار ٹکرے برہمنونکی نذر ہوتے تھے

سہ رگ وید استک اول کی ایک پرتی کی شرح مین پروفیسر صاحب لکھتے ہین

کہ ایک بڑے محکم گواہی ویدکی اس بات پر ہے کہ وید کے زمانہ مین گائیکا گوشت

بڑے شوق سے کھایا جاتا تھا اور جابجا ہندون کی دوکانون مین بکتا تھا ۔

سہ اسرب نکھد رب وید مین لکھا ہے کہ آتما (یعنی خدا نے) گھوڑا اور گائی

پیدا کرکے دیوتونسے کہا کہ انہین حلول کرکے کھاؤ اور ہیو دیوتون نے کہا کہ اگرچہ

گائے کے کھانے اور پینے سے بہت سے فائدے ہین اور گھوڑے سے سواری کرمگر یہہ

واسطے انسان کے ہے ہماری لائق نہین ہمارے واسطے کچھ اور تجویز کرو (تو آریو بھائی

ابتو بموجب حکم وید کے گائے درکنار اگر انسان ہو تو گھوڑا بھی مزہ سے کھاؤ) مگر

آپ صاحب تو وید کا صرف حیلہ ہی کرتے ہین ورنہ آپ تو دیوتاؤنکے پابند ہین

کہ جنہون نے حکم وید بھی نمانا اور کہا کہ یہہ خاص انسانون ہی کے واسطے ہے اور

نماننا حکم خدا کا صریح کفر ہے شاید آریہ صاحبان بھی اپنے آپکو انسان نہین جانتے

جامہ انسانیت سے نکلکر دیوتون مین شامل ہوتے ہین مگر انسانونکو تو کھانے گوشت

سے نہ روکو کیونکہ یہہ تو آپ کے دیوتے بھی کہہ چکے کہ یہہ خاص انسانونکا حق ہے - مگر

یہہ ضد کی بات ہے کہ اہل اسلام کی ضد سے حکم کھانے گوشت کا بالکل اُڑا

ہی دیا اس بارہ مین وید بھی بالاے طاق رکھدئے اور اُنکا حکم بھی نہ مانا - ہماری

بدشگونی کے واسطے ناحق اپنی ناک خون آلودہ کی جھوٹے بھی ہوئے اور لطف زندگی کا

سلہ خلاصہ مضمون تحفۃ الہند
سلہ ایضاً
سلہ تحفۃ الہند صفحہ ۱۲۲ سطر اول ۱۳

بھی خلاف حکم ویدونکے برباد کیا *

سنہ اور مہابھارت کے پرب ۱۲- فصل ۳ مین ہے کہ راجہ برانجو نے جگ مین گاے
فربہ کو قتل کیا- گایون نے جمع ہو کر فریاد کی آخر کلام مین راجہ نے کہا کہ جگ مین جیونکے
ذبح کرنا اور کہانا اگرچہ نیکی ہے لیکن مین اچہا نہین جانتا دیکہو بموجب حکم وید جانور کا ذبح کرنا جائز ہو اجے
اپنی طبیعت سے اچہا نہ جاننا اسکا کیا اعتبار ہے- راجہ جبکہ ذبح جگ کی کیفیت ویدسے معلوم کی ارادہ جگ کا کیا گاو
باندہ کر لائے اوسوقت کپس رکہ نے کہا وید سچا ہے اور سوم رکہ اوس گاے
مین دخل کرکے گاے کی زبان سے بولنے لگا- ان دونون رکہون مین گفتگو ہوئی
آخر کپس نے کہا جو موافق حکم وید کے ہے وہ حقیقت مین مارنا نہین ہے اور بکری گہوڑا
ہاتہی اور گاو کشتہ اور ناکشتہ سب واسطے عمل جگ کے ہین-

سنہ اور رگ وید کے پہلے حصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وید کے زمانہ مین گائیکا
گوشت عام طور پر بازارون مین بکتا تہا اور ہنود بخوشی خاطر کہاتے تہے *

سنہ رگ وید کے سنتہا استک اول شکت ۱۶ مین لکہا ہے اے اندر ورترا
پر ایسا بجر چلا اور اسے ایسا ٹکڑہ ٹکڑہ کردے جیسے بوچڑ گائیکے ٹکڑہ ٹکڑہ کرتا ہے *

سنہ ۱۴ حال مین جو ایک بڑے محقق آنریبل مونٹ اسٹوورٹ الفنسٹن صاحب
بہادر سابق گورنر بمبئی نے واقعات آریہ قوم مین ہندوونکی مستند پستکون سے
ایک کتاب بنائی ہے جسکا نام تاریخ ہندوستان ہے اُسکے صفحہ ۹۰ مین منو کے
مجموعہ کی نسبت لکہتے ہین کہ اُسمین بڑے بڑے تیوہارونمیں بیل کا گوشت کہانے
کے لئے برہمنو کو تاکید کیگئی ہے یعنی اگر نہ کہادین تو گنہگار رہون *

سنہ ۱۴ اور ایسی ہی ایک اور کتاب انہین دنون مین ایک پنڈت صاحب نے
بمقام کلکتہ چہپوائی ہے جسمین لکہا ہے کہ وید کے زمانہ مین گائیکا کہانا ہندوون
کے لئے دینی فرایض مین تہا اور بڑے بڑے عمدہ ٹکڑے برہمنون کو کہانے

سلہ مجموعۃ الہند صفحہ ۲۳۲ سطر ۱۰
سلہ ایضاً سطر ۱۱
سلہ ایضاً سطر ۱۵
سلہ ایضاً سطر ۱۵
سلہ ایضاً سطر ۱۱
سلہ ایضاً صفحہ ۲۳۴ سطر ۲

کو ملتے تھے +

۱۴ مہابھارت کے پرب ۱۳ سے صاف تصریح ہے کہ گوشت کا کھانا نہ صرف حلال اور طیب ہے بلکہ اُسکو اپنے پتروں کے لئے برہمنوں کو کھلانا نہایت اولے اور بہتر ہے اور اُسکے کھلانے سے پتر دس ماہ تک سیر رہتے ہین +

۱۵ دھرم شاستر مین لکھا ہے کہ جو جانور کھانے مین آتے ہین اور جو اُنہین کھاتے ہین دونون کو برہما نے پیدا کیا ہے - اِسلئے اگر شاستر کے طور پر اُنکو کھاوین تو کچھ دوش نہین اور دیوتا ونکو اور پترونکو گوشت چڑھا کر کھانا کچھ پاپ نہین اور برہمنون کو ساہی - گرگٹ چھپکلی - مگرمچھ - خرگوش وغیرہ کھانا درست ہے +

۱۶ - اور متاکشرا مین لکھا ہے کہ پانچ ناخن والون مین گوہ - کچھوا - ساہی - خرگوش اور مچھلیون مین ساہی - روہو - ستہ - ٹنڈک کھانیکے لایق ہین -

۱۷ منو شاستر مین ہے کہ سورج کے اوتراین اور دکشنا مین بلد ان یعنی قربانی کرنا اور کھانا فرض ہے +

۱۸ اور مہابھارت کے سانت پرب فصل ۳ - مین ہے کہ گوشت حیوان کا جسکے ذبح پر وید پڑھا جاوے پاک ہے اور جسپر وید نہ پڑھا جاوے روا نہین - چنانچہ راقم نے اس مسئلہ پر باشندگان کوہ کماؤن کا عمل پایا - کہ اہل اسلام کا ذبح کیا ہوا نہین کھاتے اپنے ہاتھ سے مار کر کھاتے ہین +

۱۹ اسرب اپنکھد اتھربن وید مین ہے کہ جن حیوانات کے تلے کے دانت ہین وہ خوراک ہین اور جن حیوانات کے دونون طرح کے دانت ہین وہ خورندہ مین خوراک سے خورندہ کو شرف ہے +

۲۰ مہابھارت کے سانت پرب فصل دھرم مین ہے کتا کہ شکار کو دانتون سے پکڑتا ہے اُسکے منہہ کا لعاب جو گوشت مین لگتا ہے مکروہ نہین جانتے +

له حجة الهند صفحہ ۳۳۳ سطر ۳
له ایضاً صفحہ ۳۳۲ سطر ۱
له ایضاً سطر ۲
له ایضاً صفحہ ۲۳۳ سطر ۱ - ۱۲
له ایضاً سطر ۲
له ایضاً سطر ۳
له ایضاً سطر ۵

سنہ ۲۱ اسگند پوران کی ادھیاے ۴۰ مین ہے کہ بارہ چیزین جنمین گوشت بھی ہے اونکے قبول کرنے مین عذر کرنا مناسب نہین اون کا قبول کرنیوالا داخل ثواب ہے ہے ٭

سنہ ۲۲ اوسی مین ہے کہ گوشت شکار کا کتے کے منھ مین ناپاک نہین ہوتا ادھیاے چالیسٌ ٭

سنہ ۲۳ اور مہابھارت کے دھرم پرب مین ہے کہ مہمان کے واسطے سوتیان اور کھچڑی اور گوشت اور نہاری اور شیر برنج پکانا چاہیے اگر مہمان نہووے تو جگدیس کے نام سے پکا کر کھالیوے ٭

سنہ ۲۴ ادپرب مین ہے کہ ارجن اور کشن جب دہلی مین تھے شکار کو گئے اور دروپدی کو ساتھ لیکے شکار کرتے تھے اور شراب پیتے تھے ٭

سنہ ۲۵ مہابھارت کے اسمید پرب مین ہے کہ راجہ جدھشٹر کہ اسمید جگ کرده مہتمم آن کشن جی بودند بعد گردانیدن اسب باطراف زمین آنرا بحضور و مشاورت بیاس جی و دیگر رکھیشران را کشتند و کباب از گوشت آن بریان کردند و ہمگنان آنرا خوردند و بدیگران خورانیدند ٭

سنہ ۲۶ اور مہابھارت کے پرب بارہ مین ہے کہ دروپدی مقتولون کا لوہو نوش کرتے تھے ٭

سنہ ۲۷ مہابھارت کے بن پرب مین ہے کہ تینون راجہ اور سہیل برہمن الل کے شہر مین پہونچے الل نے اپنے بھائی بانات کو بکری کی صورت بنا کر ذبح کیا تینون راجہ سنکر بہت ڈرے سہیل نے کہا اسکو مین کھاؤنگا۔ چنانچہ خوب کھایا اور ایک گوز ایسا مارا جیسے کہ بادل گرجتا ہے الل نے کہا ای بانات باہر آ سہیل ہنسا اور کہا کہ کہین گیا نہین کہ باہر آوے پیٹ مین ہضم ہوا۔

له حجۃ الہند صفحہ ۲۸۲ سطر ۶ - [illegible]
عه [illegible]
[illegible]
عه ایضاً سطر ۱۲ -
عه ایضاً سطر ۸ -
عه ایضاً سطر ۹ -
عه ایضاً سطر ۱۱ -
عه ایضاً سطر ۱۳ -
عه ایضاً سطر ۱۵ -
عه ایضاً سطر ۱۸ -

۲۸ اگنی پوران کے ادھیائے ۱۷۷ میں بیان ہے کہ ... ~~~

۲۸ الہٰ اور کالیکہ پوران کے اودہیاکمین پرس میدہ کا (وہ جگ کہ جسمین آدمی ذبح کیا جاوے) بیان ہے کہ اُسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ آدمی کے چڑھانے سے کالی دیوی ہزار برس تک خوش رہتی ہے ۔ تین آدمیون کو بل دینے سے لاکھ برس تک ۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ آگے لوگ مہانومی (تاریخ نہم) کو آدمی کا بلدان کرتے تھے ٭

۲۹ علہ بھوشیہ پران مین ہے کہ بھینس کے بلدان سے درگا دیوی خوش ہوتی ہے ۔ اُسے ہزار درجہ آدمی کے سر چڑھانے سے خوش ہوتی ہے (دیوی دیوتا آدمی کے بلدان سے کیون خوش نہو کہ مردم خوار ہین جنکی اولاد مین ہنود اپنے تئین شامل کرتے ہین) ٭

۳۰ سٯه نرمیدہ جگ جو انبرش اجودھیا کے راجہ نے کیا اوسکا مفصل بیان رامائن کے بال کانڈ کے ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ سرگ مین مفصل لکھا ہے (نرمیدہ جگ بھی وہی ہے کہ جس مین آدمی قربانی کیا جاتا ہے) بعض ہنود کہدیا کرتے ہین کہ پہلے بزرگونکو سامرت یعنی طاقت زندہ کر دینے کی بعد مارنے کے تھی اِس سبب سے پہلے زمانہ مین گوشت کھانا درست تھا اور اب وہ طاقت نہین ہے سو گوشت کھانا بھی درست نہین ۔ اِسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو یہہ محض آپکی خیال بندی اور بناوٹ ہے ۔ آپکی کتابونسے ایسا کہین ثابت نہین ہوتا ۔ کہ اِسوقت ہمکو طاقت زندہ کر د ۔ ینے کی ہے کہ کھانے کے بعد مارے جو زندہ نہ کرسکینگے اُنپر گوشت کھانا حرام ہوگا ٭ علاوہ اِسکے آپکے دیوتاؤن اور بزرگونکو اُسوقت طاقت مارنے اور زندہ کرنے کی زمانہ گذشتہ مین بخیال باطل آپ ہی کے ہوگی (مگر بالکل غلط ہے) البتہ ہمارے مالک الملک وحدہ لاشریک لہ حی لایموت کو روز ازل سے ابد تک قدرت مارنے اور جلانے کی ہے اور ہمیشہ رہیگی ۔ یعنی جو جانور مذبوح حسب الحکم مالک کے اُسکے بندگان خاص کے کھانے مین آتے ہین وہ بہشت مین پہونچ عیش و آرام مین رہینگے ۔ اَے اہل ہنود بھائیو دیکھو جو تم اہل اسلام کو

علہ تحفۃ الہند صفحہ ۲۲ و ۲۳ و ۱۵

عٮه ایضاً صفحہ ۳

سٯه ایضاً

جھٹلا کر اُنکے حق کو ناحق کے ساتھ تبدیل کیا کرتے تھی مسبب الاسباب حقیقی نے تمہاری ہی جسم خاص سے وہ مرض پیدا کر دیا کہ جس سے تمہارا ناحق پر ہونا ثابت ہو گیا۔ (یعنی فرقہ آریہ نے) تم ہی مین سے جدا ہو کر تمہارے مذہب کو باطل کر دکھایا اب ہمکو بھی زیادہ تر بحث کی ضرورت نرہی۔ صرف اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ اپنے بھائی آریون سے اپنے مذہب کی کیفیت دریافت کر لو۔ اور جو یہ کہو کہ اہل اسلام مین بھی اپس مین اختلاف ہے۔ ہندوؤن مین آریہ ہو جانے پر کیون اعتراض ہوا۔ سو اِسکا جواب یہہ ہے کہ ہمارے مذہب کے اصول مین ہرگز اختلاف نہین خاص ایک پروردگار کی کہ جسکا نام احد ہے کل فرقہاے اہل اسلام پر پرستش کی تاکید ہے علاوہ اوسکے جو شخص اور کسیکی پرستش کرے یا غیبدان اور مسبب الاسباب جانے وہ بالاتفاق سب گروہونکے نزدیک کافر اور مشرک ہے۔ اور آپ کے تو اصول ہی خراب ہین۔ آپ کچھ کہین آریہ کچھ کہتے ہین جسکی تفصیل باعثِ طوالت ہو آپ حضرات خود ہی جانتے ہین +

ایسے ہی آریہ صاحبان کی خدمت مین التماس ہے کہ آپ حضرات بہت بڑے صاحب ہمت ہین کہ جو سالہا سال کے برتاؤ اور رسم اپنے بزرگان کی ترک کر کے دیانند جی فریب مین آگئے اور بخیال حصولِ وحدت۔ اور وحدت تمہارے مذہب مین ہے ہی نہین۔ ذرا مجیۃ الہند کو غور سے دیکھ لو ناحق و بے سود اپنے قدیمی مذہب کو ملیامیٹ کر دیا۔ یہہ مثل آپ پر صادق آتی ہے۔ کہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ حلوا ہی مِلا نہ مانڈے۔ جیسے آپ کے بزرگ اور آپ پہلے ناحق کو حق جانکر اہلحق پر الزام لگایا کرتے تھے اور جھٹلایا کرتے تھے اب تم خود ہی اُس مذہب کے باطل ہونے کے مقر ہو گئے۔ مگر خباثت نفس اور تعصب مذہبی یا نافہمی سے وید کی آڑ رکھتے ہو۔ طرفداری اور ضد کو دور کر کے اگر انصاف کی آنکھ سے دیکھو اور غور کرو تو انشاءاللہ تعالےٰ برائی وید کی بھی کھلجا دیگی اور صفائی دین اسلام کی ظاہر ہو جائیگی جلد کوشش کر کے اِس

دربے بہا کو حاصل کر کے امیدوار نجات ابدی کے ہو ورنہ بعد ممات سواے
دست افسوس ملنے کے اور کچھ حاصل نہوگا +

(کچھ حال ویدونکی پیدایش کا بھی جس پر آپکا مدار ہے اور اونکے اعتقاد کا
بہت مختصر لکھکر آپ پر ظاہر کرتا ہون) تعصب اور تجاہل کو ملیا میٹ کر کے انصاف
کے کانون سے سنئے +

[۱] اتھربن وید کے منڈوک اپنکھد مین لکھا ہے کہ ایک علم کا نام علم صغیر ہے اور
دوسرے علم کا نام علم کبیر ہے ۔ علم صغیر مراد ہے چارون وید اور اُسکے فروعات سے
جیسے کہ چھ شاستر اور اٹھارہ پران اور صرف و نحو یعنی بیاکرن اور نظم و نثر اور
نجوم و طب وغیرہ ہین ۔ اور علم کبیر مراد ہے علم آلہی سے +

[۲] بشست منی راجہ رام چندر کے اوستاد اور ہندؤن کے پیشوا کہ ہندوؤنکے نزدیک
اونکی تحقیق دیانند سرستی کی تحقیق سے صدہا درجہ زیادہ ہے جوگ بشسٹ کے چوتھی
استھ پرکرن مین لکھتے ہین کہ برہما نے چار وید اٹھارہ سمرتی چھ شاستر اور اٹھارہ
پُران بنائے +

[۳] اسرپ اپنکھد رگ وید مین ہے کہ وہ جو ظاہر اور پیدا کرنیوالا ہے اندرون
بدن کے ہے اور اِس سے پیدایش اولاد کی ہوتی ہے پس چاہیے کہ آتما دیعنی روح
کو) جو اندرون بدن کے ہے ظاہر اور باطن اور پیدا کرنیوالا جہان کا سمجھکر بوجہ
عمل نیوگ کے روگ نے جسکے جاری کرنے کی پنڈت دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش
مین بہت تاکید کرتے ہین ویدونکے بھید کا کیسا ستیاناس کر کے پاش پاش
کیا ہے کہ حرام کو حلال اور طیب ہونا ویدون سے ظاہر کر دکھایا ہے ۔

اللہ پناہ دے ایسے
اعتقاد سے

[۱] تحفۃ الہند صفحہ ۱۰ سطر ۱۰-۱۲
[۲] ایضاً صفحہ ۹ سطر ۱-۱۲
[۳] ایضاً صفحہ ۳۲ سطر ۱-۱۲
[۴] خلاصہ ستیارتھ پرکاش صفحہ اول سطر ۱۰-۱۲

عمل نیوگ کے بارہ مین

شاید کسی ہندو صاحب کو سوجھے کہ مسلمان تو حقیقی چچا کی دختر سے نکاح کر لیتے ہین کچھ عیب نہین جانتے اور ہندو اگر بضرورت عمل نیوگ کو جائز اور مباح جانتے ہین تو یہہ اعتراض بیجا ہے - اس کا جواب یہہ ہے کہ ازروے حکم کتاب کسی مذہب کے اور نزدیک عقل کسی دانا کے چچا[1] اور ماموں کی بیٹی بہن صلبی اور حقیقی نہین ہو سکتی یعنی دودھ شریک نہین ہے لہذا اس سے نکاح کرنا کچھ عیب مین داخل نہین - جیسے اور کل بنی انسان ازروے جنسیت بہن بہائی ہین اور اُنسے نکاح درست ہے ویسے ہی یہہ بہی ہے - اور عمل نیوگ کو تو ہر مذہب کا ایک نادان بچہ بہی صریح عقلاً و قیاساً حرام کہدیگا تم خود ہی غور کرکے دیکھو اور انصاف کرو -

[1] اور چچا کی بیٹی اور ماموں کی بیٹی سے تو آپ کے مذہب مین بہی نکاح درست ہے دیکھو حجۃ الہند صفحہ ۲۳۹ سے معلوم ہو گا کہ برہما کے پوتے کشپ کا نکاح اوسکے چچا دچھہ کے تیرہ ۱۳ بیٹیونسے ہوا اور برہما کے پوتے چاند کا اُسکے چچا دچھہ کی ستائیس بیٹیون سے نکاح ہوا - اور ارجن نے اپنے ماموں کی بیٹی سبہدرا سے نکاح کیا اور کرشن جی کا بیٹا پردمن جو رکمنی کے پیٹ سے تھا اسکا نکاح اوسکے ماموں رکم کی بیٹی سے ہوا چچا ماموں مین کچھ فرق نہین کیونکہ وہ باپ کا بھائی ہے تو یہہ ماں کا بھائی ہے - مگر ہاں یہہ کہو تو باعث لاجوابی آپکے معترض کا ضرور ہے کہ ہمارے یعنی ہندوون کے جہان تو کل ماں - بہن پہوپہی وغیرہ مثل زوجہ کے جائز اور مباح ہین ہے[2] چنانچہ اسکند پران کے ادھیاے ۶۴ سے ثابت ہے کہ کرشن جی فرماتے کہ جہان کا کوئی خالق نہین - خوب رنڈونکے ساتھ عیش کرنا ہی حکمت اور نجات ہے اور جورو - بہن - بیٹی مین فرق جاننا محض بے عقلی ہے تمام عمر تو نکو کیسان

[1] حجۃ الہند صفحہ ۲۳۹

[2] [illegible] صفحہ ۵۳

جانکر جس سے جی چاہے مزا کرے +

ےہ منوجی کا مقدس پشتک جسپر پنڈت دیانندجی کا بہت کچھ مدار ہے اور آریہ سماج کا ایک ستون قرار دیا ہے آئین ویدونکی روسے منوجی فرماتے ہین کہ اگر رزیل قوم کی دختر سے کوئی شریف زنا کر بیٹھے توکوئی دوش نہین لیکن اگر کمینی ذات کا کسی شریف زادی سے کوئی فعل بد کرے تو جانسے مار دیا جاوے یا وہ خون بہا ادا کرے جو لڑکی کے والدین مقرر کرین۔ دیکھو منوستھا ادہیاے ۸۔ اشلوک ۳۶۵۔

ےہ پھر اشلوک ۳۸۰ مین لکھا ہے کہ برہمن خواہ کیسے ہی جرم کا مرتکب کیون نہو قتل نہونا چاہئے برہمن کے قتل کے برابر کوئی گناہ نہین برہمن نیچ ذات کی لڑکی اپنی زوجیت مین لا سکتا ہے اور اگر کسی نیچ ذات کے پاس سونا چاندی ہو یا خوبصورت ہو تو برہمن اونہین اپنے تصرف مین لا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی نیچ ایسا فعل کرے تو جلتے لوہے کی چادر پر جلا دیا جاوے۔ اگر برہمن کسی شودر وید پڑہتا سن پاوے تو اُسکے کانون مین پگھلا ہوا سکّہ اور جلتا ہوا موم ڈالا جاوے اور اگر وہ اوسکی عبارت پڑھے تو زبان کاٹ ڈالے۔ اگر وہ اوسکو حفظ کرے تو جسم چاک کر کے دل نکالا جاوے۔ اگر کسی برہمن کا متر وید ونکی تعلیم مین ختم ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہے کہ اپنی حاجت کے لئے کسی ویش یا شودر کے گھر سے خود چرا لے یا چوری کروالے۔ نیچ ذات کو روپیہ جمع کرنے کی اجازت نہین مبادا وہ مالدار ہوکر اونچی ذات کے لوگونپر حکم کرے (واہ رے انصاف اور واہ رے اختیار) آریہ لوگ دعوے کرتے ہین کہ وید برہما پر نازل نہین ہوئی بلکہ چار رکھیسرونپر نازل ہوئی۔ اگنی۔ وایو۔ ادت۔ انگرس۔ پوچھنا چاہئے کہ جب بموجب قاعدہ مقررہ ثبوت سموعات

ےہ خلاصہ تحفہ حق صفحہ ۱۰۳ ۱۰۱
ےہ انصاف صفحہ ۱۰۰

کے جو واسطے حفاظت روایات کی تمام ہند وایک برہما کا وجود ثابت کرنے سے عاجز ہین تم ان چار کی سند اور وجود کا ثبوت اور ویدونکی سند کب پہونچا سکتے ہو اور اگر پہونچا سکتے ہو تو اوسی قاعدہ ثبوت مسموعات یعنی سنی ہوئی خبرون کے ثابت ہونے کے قاعدے سے ثابت کرو جو اہل حق مین مقرر ہے ورنہ دعواے بے دلیل کب سننے کے قابل ہے +

[7] اور منوشاستر مین لکھا ہے کہ برہما نے ویدون کو آگ - ہوا - سورج سے دوہا

[8] اور کرشن گیتا کے اشلوک ۱۴ مین بعد تفصیل کرمونکے لکھا ہے کہ یہی کرم ہین جنکی تفصیل وید مین ہے - بعد ازان اشلوک ۲۱۸ مین لکھا ہے کہ پرمیشر نے حکم نہین دیا کہ آدمی کرم کرے (پس ظاہر ہوا کہ وید جنہین کرمونکا ذکر ہے منجانب پرمیشر نہین ہین ورنہ یہہ کیونکر صادق آتا کہ پرمیشر نے کرمون کا حکم نہین دیا ہے) +

[9] اشلوک ۲۲۲ مین لکھا ہے کہ جسکو خواہش ادراک معقولات کی رہتی ہے اوسکو وصل ہوتا ہے وہ محتاج ویدونکے احکام کا نہین رہتا وید اگر پرمیشر کے کلام ہوتے تو کہین محتاج نرہنا کیون ہوتا [10] اور برہدارن اپنکہد ججر وید مین لکھا ہے کہ پرجاپت نے چاہا کہ بدن کثیف اور لائق محسوس ہونے کے پیدا ہووے اور نطق کیجاوے پس تینون وید جو نام رگ و ججر و شام ہین پیدا کیے اِس سے معلوم ہوا کہ وید پرجاپت کے پیدا کیے ہوے ہین نہ پرمیشر کے اور تین ہین نہ چار + [11] اوسی مین ہے کہ ہرن گربہ نے آفتاب کے کھانے کو منہ پھیلایا آفتاب نے ڈر کر آواز بھان کی اوس آواز سے آسمان اور نام ہر شے کا جو موسوم ہے جدا جدا مقرر ہوا - رگ وید پھر ججر وید پھر شام وید ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوے اِس سے معلوم ہوا کہ وید سورج کی آواز سے ہین نہ از جانب پرمیشر + [12] اور اسی مین ہے کہ چارون وید اور سب اپنکہد نطق سے ہین - [13] اور اُسی مین ہے کہ جسطرح یہہ تینون - عالم - دل - نطق - پران سے پیدا ہوے اسیطرح تینون وید اس سے

[6] حجۃ الہند صفحہ ۹۱ سطر ۴ ۱۲
[7] ایضاً صفحہ ایضاً سطر ۶
[8] ایضاً سطر ۹-۱۰-۱۲
[9] صفحہ ۹۱ سطر ۱۱
[10] ایضاً سطر ۱۴
[11] ایضاً سطر ۱۶
[12] ایضاً سطر ۱۸

سلام اور چہانڈوک اپنکہد شام ویدمین ہے کہ رگ وید یجر وید شام وید۔ اوم کے تینون حرفون سے مرکب ہوتے ہین۔ اتہربن ویدان تینون سے بنا ہے گویا تینون کا خلاصہ ہے۔ کلام خدا نہوتا۔ اور مرکب ہونا اور منتخب ہونا۔ اور چار نہونا ویدونکا ویدہی سے ثابت ہوگیا۔ اور قدیم ہونے کا دعوے باطل ہوگیا۔ باوجود اسکے آریہ کیسے وید پر نازان ہین اور وحدانیت کا دعوے کرتے ہین کہ ویدمین وحدانیت بھری ہوئی ہے (برعکس نہند نام زنگی کافور)

دلیل جھوٹے دعوی آریونکے دعوے مذہبی مین

کوا جب ہنس کی چال چلنے کا مشتاق ہوا اپنی بھی رفتار بھولا۔ ہرچند کہ اہل کتاب کی ریس مین آکر آریون نے چاہا کہ ہم بھی اپنے مذہب باطل کی دعوت کرین مگر دروغ را فروغ نیست آخر اس دعوے مین جھوٹے ہوئے اور اپنے چال چلن کو بھی جو قدیم سے چلی آتی تھی کھو بیٹھے۔ اس دعوے مین ہم آریونکو سچا جب جانتے کہ وہ بھی مثل اہل کتاب کے کہ جنکی ریس کی ہے پوری ریس کرکے غیر قوم مثل چمار و بھنگی کو بھی آریہ کرکے اپنے برابر جانتے۔ اور کھانے پینے عبادت وغیرہ مین اپنا بھائی جانکر شریک کرتے سو یہہ آریون سے ہونا غیر ممکن ہے (سو دعواے دعوت بھی باطل ہوا) مگر ہان بیوقوفو اور جاہلون کو ورغلان کر صرف یہی کہنا آیا کہ ہم بھی ہر قوم کو آریہ کرتے ہین دانا خود ہی غور کرینگے کہ جب کھانے پینے ہی مین شامل نہوا تو کیا اُسکا شریک ہوا۔ اُسکی بیتوقیری تو ویسی ہی رہی کہ جیسے پہلی تھی تم مین ملکر اُسے کیا شرف ہوا مین اون عقل کے اندھون بیے کے پھوٹو پر حیف کرتا ہون کہ جو اس مغالطے کی دلدل مین پڑکے ودانستہ اندھے باؤلونکی طرح پھنسکر اپنی عاقبت وآبروے دُنیا دونون کو برباد کرتے ہین کیا بہتری سوچتے ہونگے۔ خیر (فکر ہرکس بقدر ہمت اوست) جبکہ ہنود وہمجنس ہی کو

مجلہ الہند صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۳

آریہ بناکر اپنے کھانے پینے مین شریک نہین کرتے تو غیر قوم کو کیا شریک کرینگے
یہہ بھی شعبدہ بازی ہے - غیر قوم کی تو وہی بیعزتی رہتی ہے جوتہی اسکے ہاتھ کا چھوا
ہوا پانی تک بھی ناپاک جانتے ہین کہ جیسے ہندوان قدیم جانتے تھے - (بس منصف
ہوکر تمھین انصاف سے کہو کہ یہہ دعوے صحیح ہوا یا غلط) ہمارے مہربان منشی ہیرا لال
صاحب آریہ مدرس نالکل نے یہ جواب دیا کہ ہمراہ کھانا حکمت سے بھی منع ہے کہ جوٹھا
کھانے سے بیماری پیدا ہوتی ہے چنانچہ ڈاکٹر لوگ بھی جوٹھا کھانے کو منع کرتے
ہین - اور جب ہمراہ کھایا تو خود جوٹھا ہوا (کیا اچھا جواب ہے) اجی حضرت اول تو یہ
کہین نہین سنا کہ ڈاکٹر لوگ منع کرتے ہین البتہ ہندؤنکے طبیب منع کرتے ہون تو
بعید نہین سو اُنکا کیا اعتبار ہے - دویم دلیل مذہب مین حکمت کو کیا دخل ہے
سویم - یہہ بھی قبول اگر آدمی کے جوٹھے سے آدمی کو بیماری پیدا ہوتی ہے تو ایک
رکابی مین نہ کھلائیے اپنے چوکے مین اپنے ساتھ بٹھاکر دوسرے برتن مین تو کھلا دیا
کیجیے اسمین تو آپ کو بیماری اُڑکر نہ لپٹے گی اور فرمائیے تو کہ چھونا اور پکانا کیون منع ہو
اگر اونکے ہاتھ کے پکے ہوئے سے بھی بیماری کا خوف ہے تو چاہیے کہ ہر ایک کے ہاتھ کا پانی
چھوا ہوا اور کھانا پکانا اور چھونا یہانتک کہ اپنی زوجہ اور تمام کنبہ ماںباپ بیٹے بیٹیون کا
بھی چھونا بند کرو (ورنہ یہہ کیا کہ اونکا چھونا پکانا تو پاک ہوا اور آریہ نو یعنی جدید کا
ناپاک ہوا - انشاءاللہ اِسکا جواب آپ کچھ نہ دیسکینگے معترف بخطا ہوجے)

آواگون یعنی تناسخ کا مختصر حال

قیامت کا قایم ہونا ویدونکے دین سے کہین ثابت نہین ہوتا لکھا ہے کہ جم راج
(کہ جسکو دھرم راج اور دھرم راے بھی کہتے ہین) کے پاس مردے کو برقنداز لیجاتے ہین
وہانسے جس سزا کے لایق ہوتا ہے ویسا ہی جسم پاتا ہے پھر اُس جسم سے بھی نکلکر

حسب لیاقت اپنے گناہ کے جسم حاصل کرتا رہتا ہے - اسیطرح لکہا جنم لیتا ہی یہانتک
کہ مکہی - مچہر - چیونٹی - سور - اور کتا وغیرہ حیوان بلکہ درخت گہانس - بوٹی بعض
کے نزدیک پتھر بہی ہو جاتا ہے بہت سی جنم لیکر جب گناہون سے صاف ہوتا ہے تو اسکی
مکت و نجات ہوتی ہے یعنی نیست و نابود ہوکر خدا مین ملجاتا ہے اور یہہ بہی کہتے ہین
کہ جبکوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا ہے تو بعد مدت مقررہ کے نکلکر پھر جنم لیتا ہے - اگند
پران کرادھیاے ۵ ، سے چوراسی لاکہ جنم معلوم ہوتے ہین - بھاگوت کے اسکند
چار مین لکہا ہے کہ برہما دو سو جنم تک برہما رہتا ہے پھر مرکر سو جنم تک رودر یعنی مہادیو
رہتا ہے - حقیقت مین مسئلہ تناسخ کے بعض حکما کی خیال بندی اور قیاس ہے کہ اب تمام
ہنود کا مذہب ٹھہر گیا ہے اور محض بے اصل ہے اسواسطے کہ کہٹولی اپنکہد اتہربن
وید مین لکہا ہے کہ نچکیتا نے ملک الموت سے پوچہا کہ مردون کے حق مین بعض کہتے ہین
کہ جسم بولتا تہا جب مرگیا کچہہ نرہا (جیو آتما یعنی روح کوئی شے نہین جسم کے ساتھ مانند
اور قوتونکے فانی ہو جاتی ہے (بتلاؤ کہ جب روح بہی فانی ہوگئی تو تناسخ کون کریگا)
بعضے کہتے ہین کہ جیو آتما عقل - بدن - حواس - اور دل سے جدا ہے بعد مفارقت
جیسے عمل کئے ہوتے ہین ویسے ہی مکان مین جاتا ہے (اس عبارت سے تناسخ نرہا)
تم کہو اصل اسکی کیا ہے ملک الموت نے جواب دیا کہ اسکی کیفیت واجبی برہما اور
بشن اور مہیش بہی نہین جانتے اور انکو ہی باوجود اس فضل و کمال کے کہ عقل کل ہین
اور نوع بنوع کے اپنے وہم و قیاس سے شک ہین نچکیتا نے کہا کہ اپنی رائے کے
موافق فرماؤ - ملک الموت نے جواب دیا کہ اور جو کچہ درکار طلب کرو اسکی حقیقت استفسار
نکرو کہ بعد مرنے کے کیا ہوتا ہے جو معلوم نہین وہ کیا کہون - (جبکہ آپکے ایسے بزرگون
اور جان برکو ہی خبر نہین پھر انکو کیونکر صحیح طور سے معلوم ہوگیا جو یہہ مسئلہ جاری کیا
اور بمقابلہ واقفان بلا دلیل و معلومات کے اڑنے لگے) بدون جانے مسئلہ جاری کرنا بہت برا ہے

له حجة الهند ص ۱۳۵
له الفنا ص ۱۰۵ سطر ۲۱
له الفنا ص ۱۲۰ سطر ۳

مسئلہ آنادی یعنی قدیم ہونا روح وغیرہ کا ویدونکے مذہب سے

آریہ سماج[1] بڑے غرور اور نخوت مین ہوکر کہتے ہین کہ ہم سوا پرمیشر کے کسیکو معبود نہین جانتے ہم شرک سے بیزار ہین تمام شاستر اور پران جنمین شرک بھرا ہوا تھا سبکو ترک کر دیا۔ صرف ویدہی کو مانتے ہین جو خدا کا کلام ہے اور شرک سے خالی ہے۔ سو یہہ سراسر جھوٹ ہے چنانچہ کیفیت گذشتہ سے معلوم ہوچکا کہ کسقدر وید مین شرک بھرا ہوا ہے۔ آگ۔ پانی۔ زمین۔ آسمان وغیرہ کی پرستش ویدونسے ثابت ہے۔ لکھا ہے کہ سب دیوتاؤنکے حتے المقدور پوجا کرنی چاہئے اور ہندؤن مین ۳۳۔ کرور دیوتا مشہور ہین تو ۳۳۔ کرور تو یہی ویدنے پرمیشر کے شریک ٹھہرائے آگے کیا شمار ہے۔ اور آپکے مذہب کا اصول ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش مین لکھا ہے اور آپ خود بھی اسکے مقر ہین کہ تین چیزین آنادی یعنی قدیم اور غیر مخلوق ہین۔ ایک پرمیشر یعنی خدا۔ دوسرے جیو یعنی ارواح۔ تیسری پرکرتی یعنی تمام اجسام کا مادہ جسکی ذرات ارب کھرب سے بھی زیادہ ہے۔ جبکہ ان گنت اور بے انتہا چیزونکو صفت قدامت اور ہستی حقیقی اور غیر مخلوق ہونے مین خداوند کریم کے برابر اور اوسکا شریک ٹھہرایا تو اس سے بڑھکر اور کیا شرک ہوگا۔ معلوم نہین کہ آریون نے شرک کس چیز کو سمجھ رکھا ہے۔ کیا شرک کے معنی بھی آپ لوگ نہین جانتے (یا جانکر انجان بنتے ہو) اور لیجئے ایک اصول آپکا یہہ بھی ہے کہ نیست سے ہست کرنا پرمیشر سے نہین ہوسکتا (ستیارتھ پرکاش اور وید ابھاس کو مطالعہ کیجئے معلوم ہوجائیگا) دیکھو اس امر سے کیا کچھ حقارت ذات پاک حق سبحانہ تعالےٰ کی لازم آتی ہے لیکن ان دو مسئلونکو آریہ بعض ناواقفیت سے اور بعض جان بوجھکر چھپاتے ہین اور جواب شافی نہین دیتے اغماض کر جاتے ہین

[1] (حاشیہ:) دیکھو چھتیسی ایضا صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۸ ۔ ۱۷۵

لہذا ہم بڑی کوشش سے سوال کرتے ہین کہ یہہ دونون مسائل جسطرح
تمہارے مذہب مین ہون بیان کرو +

سوال بابو کنہیا لال صاحب

الحق یعلوا و لا یعلے - اکثر اہل اسلام کی کتابون مین دیکھنے مین
آتا ہے حالانکہ برعکس قول ہذا کے عدالتون مین دیکھا جاتا ہے - یعنی بہت سے
سچے مقدمے جھوٹے ہو جاتے ہین اور جھوٹے ڈگری حاصل کر لیتے ہین پھر یہہ
مضمون کہان درست رہا اور حق کیونکر غالب آیا +

الجواب

صاحب یہہ مضمون تو طالبان حق کیواسطے ہے - یعنی جب دو شخص اپنی کم فہمی
سے آپس مین اختلاف رکھتے ہون مگر ناحق نہ چاہتے ہون صرف سمجھ کے قصور اور
فتور سے اپنی اپنی رائے کو صائب و رحق جانتے ہون پس اُس صورت مین
انشاء اللہ طالبان حق پر حق غالب ہو جائیگا اور بے ایمانی و سینہ زوری
و دغابازی کا کیا ذکر ہے وہ تو دیدہ و دانستہ ناحق پر ہوا کرتے ہین +

سوال

ابھی جوتشی سری کرشن صاحب چچا عزیز نے جوتشی بدماوت صاحب متوفی جو مقام
کوہ الموڑہ مین ہوا تھا - کہ ہندو مثال برنج ہائے خام کے ہین اور مسلمان مانند بھات
یعنی چانول پختہ کے - کہ برنج خام کا بھات ہو جاتا ہے لیکن بھات ہو کر چاول نہین
بنسکتا اور بھات تھوڑے عرصہ مین خراب ہو جاتا ہے - مطلب یہہ کہ ہندو جو مثل
چاول خام کے ہین اُنسے مسلمان ہو جاتا ہے مگر مسلمان سے ہندو نہین ہوسکتا کہ وہ
مانند بھات کے خراب ہو جاتا ہے +

الجواب

یہہ نہین بلکہ یون سمجھنا چاہئے کہ ہندو مانند تانبا اور قلعی کے ہین اور مسلمان مانند سونے اور چاندی کے جیسے کہ اکسیر سے تانبہ سونا اور قلعی چاندی بنجاتی ہے ایسی ہی اعتقاد کے ساتھ کلمہ پڑھنے سے ہندو مسلمان بنجاتا ہے اور نجاست کفر و شرک سے پاک ہوجاتا ہے۔ یا یہہ کہ جیسے پارس کے چھونے سے لوہا سونا ہوجاتا ہے اور خورشید کی تابش سے ہیرا لال بنجاتا ہے ایسے ہی ہندو کلمۂ شہادت سے اور اللہ تعالےٰ کی نظر رحمت سے شرک سے پاک ہوکر خالص مسلمان اللہ کا پیارا ہوجاتا ہے اور نور ایمان کی اوسمین روشنی آجاتی ہے

آہن کہ بپارس آشنا شد ۔۔۔ فی الحال بصورت طلا شد
خورشید نظر چو کرد بر سنگ ۔۔۔ تحقیق کہ لال بے بہا شد

(آریہ سماج کا بطلان دربارہ وحدانیت بموجب ویگر مضامین حجۃ الہند سے ثابت ہوتا ہے)

(دیکھو صفحہ ہاے حجۃ الہند مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

صفحہ ۱۸ و ۲۴ و ۳۴ و ۵۴ و ۸۳ و ۸۴ ۔ مہادیو[1] ۔ روح[2] ۔ ست[3] ۔ رج[4] ۔ تم[5] عقل شہوت غضب حرارت غریزی[6] ۔ جسم کی گرمی[7] ۔ زمانہ[8] ۔ اکاس[9] ۔ نرسنگہ[10] ۔ نطق[11] ۔ آفتاب[12] ۔ تمام جاندار[13] آفتاب[14] ۔ وغیرہ خدا ہین ۔ اجازت پرستش کی وید سے ۔ حجۃ الہند کے صفحہ ۴۴ سے ۵۹ تک و ۱۳۱ مین دیکھو ۔ تفصیل ۔ انکھ کی سرخی[1] ۔ سیاہی[2] ۔ سفیدی[3] ۔ ہردو پلک[4] ۔ بینائی[5] ۔ چاند[6] ۔ سورج[7] ۔ اگ[8] ۔ پانی[9] ۔ ہوا[10] ۔ زمین[11] ۔ آسمان[12] ۔ اندر[13] وغیرہ ۔ اور تمام دیوتاؤنکو پوجنا چاہئے ۔ اور اتھرب اپنکہد یجروید مین ہے کہ اُس پرس کے بہت سے سر ہین اور بہت انکھ ظاہری اور باطنی ہین دس انگشت کی بلندی پر دل ہے وہ اوسمین مقیم ہے ۔ ایضاً[2] ۔ مین پانچ اور دس اور ہزار قسم کی صورت رکھتا ہون ۔ اور آتما اپنکہد اتھربن[3] وید مین ہے کہ پرم آتما از صفت

۱ حجۃ الہند صفحہ ۴۴ سطر ۲
۲ ایضاً سطر ۱۰
۳ ایضاً سطر ۹

نیک وبد منزہ است - اور جوگ سکھیا اپنکہد اتہربن ویدمین ہے کہ رج وست وتم یہہ تینون صفتین اسکو ہر وقت وہر آن رسی کی طرح جکڑے رہتی ہین - مگر جہل اور نادانی سے اوسکو اونکی کیفیت معلوم نہین ہوتی - اور نرسنگھ انتر جامی اپنکہد اتہربن ویدمین ہے کہ برہما (یعنی خدا) ہی جسم کثیف بصورت کل عالم کے رکہتاہے اور برہم جسم لطیف بھی رکھتا ہے - طوالت سے باز آکر اس مختصر کیفیت پر اکتفا کیا گیا - داناؤنکو یہہ بھی کافی ہے

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ؎ ور نبشتست پند بر دیوار

نہین معلوم آریہ صاحبان کے وہ کون سے وید ہین اور کس تہ خانہ مین چھپے ہوے ہین کہ جنکو وحدانیت سے مملو تبلاتے ہین - یا مثل شاستر ون اور پرانون قدیم کے یہہ وید بھی اونکے نزدیک ناقابل ہین - شاید سواے ان وید ہاے قدیم کے سوامی دیانند جیونے وید جدید کہ جنمین وحدانیت بھری ہوئی ہے تصنیف فرماکر کسی صندوق مین بند کر دیے ہون کہ سواے معتقدان دیانندی کے کوئی اور نہ دیکھنے پاوے تو بعید نہین ورنہ وید ہاے قدیم کا تو وہی حال ہے کہ جو شاستر اور پورانون کا ہے - اور کیون نہو بقول ویدون ہی کے شاستر اور پوران بھی اوسی کی فروعات سے ہین جو کہ مذکور ہوا

فقط